نقشِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیمؕ

رحمتِ خداوندی کا موسمِ بہار "شہر رمضان المبارک" ملّتِ محمدیہ کے سروں پر سایہ فگن ہونے والا ہے۔ نامناسب نہ ہوگا اگر رمضان کے روح پرور اور سبق آموز پہلوؤں پر ایک اچٹتی نگاہ ڈال دی جائے۔ رمضان کیا ہے؟ انوار و برکاتِ الٰہی کے فیضان کا مہینہ — تجلیاتِ ربّانی کا مظہر — رحمتہائے واسعہ کا ظہور اور نعمتہائے متوالیہ کا ابرِ نیسان — رمضان ربِّ رحیم و کریم کی رحمتوں کا وہ نکتہ عروج ہے جو اپنے جلو میں بے چین و مضطرب انسانیت کیلئے قرآن کریم جیسا نسخہ شفاء اور اکسیرِ ہدایت لایا۔ اور اس طرح ماہِ رمضان ہی وہ مقدس زمانہ ٹھہرا جس میں رب العالمین نے اسلام جیسی بیش بہا نعمت سے اپنی نعمتوں اور نوامیس کی تکمیل فرمائی — رمضان مومنین کے پژمردہ دلوں کیلئے حیاتِ نو کا پیغام اور عبادِ مقربین کیلئے جلاؔ و نکھار کا مہینہ ہے جس میں ذکر و فکر اور بندگی و طاعت کی محفلوں میں تازگی اور فسق و فجور کے ظلمتکدوں میں ویرانی آجاتی ہے — ایمان و تقویٰ کی کھیتیاں لہلہا اٹھتی ہیں۔ اور ظلم و معصیت کی بستیاں اجڑ جاتی ہیں — ماہِ صیام ابلیس کی بندش و رسوائی اور پراگندہ حال شکستہ خاطر مومنین کی سرفرازی اور سرخروئی کا مہینہ ہے — رمضان حدیثِ یارؐ کے ورد و تکرار اور رات کی تنہائیوں میں محبوب و مطلوبؐ سے مناجات اور سرگوشیوں کا عہدِ وصال ہے — رمضان جس کی آخرِ شب میں ربِّ کریم اپنی آغوشِ رحمت پوری کائنات — پوری انسانیت — اپنے رب سے ٹوٹی ہوئی انسانیت کیلئے وا کر دیتا ہے۔ اور اپنے مالکِ حقیقی سے برگشتہ بندوں کو جود و بخشش کی صلائے عام ہوتی ہے — الا من مستغفرٍ فاغفر لہٗ الا من مسترزقٍ فارزقہٗ الا مبتلیً فاعافیہ الا کذا الا کذا۔ (الحدیث) ہے کوئی بخشش کا طلبگار کہ میں اسے بخش دوں، ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس پر خزانۂ غیب سے رزق کے دروازے کھول دوں۔ کوئی مصیبت زدہ ہے جسے میں نعمتِ عافیت سے نواز دوں —

پھر اس کے افطار کا وقت — سبحان اللہ — وہ تو جمالِ محبوب کے دید و مشاہدہ اور اس کے قرب و تدلّیٰ کا وہ مقامِ معراج ہے کہ فراق و ہجر کے ستر ہزار حجاب بیچ سے ہٹ جاتے ہیں۔ گوناگوں مسرتوں اور لقاءِ ربّ کے لمحات — للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہٖ وفرحۃ عند لقاء ربّہٖ۔ (الحدیث)

روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک وقت افطار کی خوشی اور ایک اپنے رب کی زیارت اور وصال کی مسرت۔ غرض رمضان کی ہر رات شب وصال اور ہر دن یوم مشاہدۂ جمال ہے ــــ ع

ہر شب شب قدر ست اگر قدر بدانی

پھر اس میں ایک رات (لیلۃ القدر) ایسی بھی آجاتی ہے۔ جو عظمت و مرتبت کے لحاظ سے ہزار مہینوں کے برابر ہے جس میں یکبارگی قرآن نازل ہوا جو الروح الامین اور ملائکہ رحمت و سلام کے نزول کی رات ہے جس میں ساری کائنات "ذوالجلال والکبریاء" معبود کی عظمتوں کے سامنے جھک کر اسکی تسبیح و تحمید میں ڈوب جاتی ہے مگر ایک عاشقِ زار کیفِ وصال اور لذتہائے جمال میں اس قدر گم ہو جاتا ہے کہ وہ اس ہزار ماہ والی رات کو ایک رات بلکہ ایک لمحہ سمجھنے لگتا ہے۔ کان لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار۔ اور صبح صادق کے وقت پکار اٹھتا ہے کہ ـــ

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد   روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اور ما عرفناک حق معرفتک وما عبدناک حق عبادتک لا احصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علی نفسک۔ کا نغمۂ عجز و قصور اسکی زبان پر ہوتا ہے ــــ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیرٌ من الف شھر تنزل الملائکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر سلامٌ ھی حتی مطلع الفجر ــــ

پھر ایک وقت ایسا بھی آجاتا ہے کہ آتشِ قرب اور سوزِ دروں سے بیتاب ہو کر رضائے مولیٰ کا طلبگار بندہ گھر بار خویش و اقارب سب کچھ چھوڑ کر اسی کے در پر ڈیرہ جما دیتا ہے۔ اور جب تک رضا و وصال کا ہلال عید چمک نہ جائے یہ بھی آستانہ یار کی چوکھٹ نہیں چھوڑتا ــــ سوز و ساز ــــ امید و بیم، درد و تڑپ، اضطرار و التجا، اور تقلیل طعام کے بعد قطع کلام و منام اور ترکِ تعلقات کے اس چلہ کو ہم اعتکاف سے یاد کرتے ہیں ــــ پھر وہ رمضان ہی کے ساعات کیمیا اثر ہیں جن کی تاثیر سے ہماری حقیر سی نیکی، عمل قلیل اور بضاعۃ مزجاۃ، اخلاص و احتساب کی آمیزش سے جبلِ احد جتنا مقام پالیتی ہے۔ ہمارے نوافل فرض ستر فرائض کے برابر ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ اجر و ثواب خود بارگاہ ایزدی سے براہ راست ملتا ہے۔ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ کہ اس کی یہ بھوک و پیاس، یہ پژمردگی، یہ ربودگی صرف اسی کیلئے تو ہے۔ اور اسی ہی کے علم میں ہے کسی غیر کی رضامندی، ریا اور شہرت کا اس میں شائبہ بھی نہیں ــــ پھر اس شہرِ مسعود کے یہ برکات و انوار وقتی نہیں، بلکہ ایک مسلمان کی ساری زندگی اسکی بدولت ایمان و احسان کے سانچہ میں ڈھل سکتی ہے بشرطیکہ رمضان کے فضائل و برکات اور ایمان آفرین نتائج نگاہوں کے سامنے رہیں اور صوم کی یہ عبادت ہر قسم کے منکرات و فواحشِ زور

بے ہودہ مجالس، غیبت اور گالی گلوچ ریا و عجب۔ غرض تمام بُرے افعال کی آلائش سے پاک رہے کہ جب حلال سے پرہیز ہے تو حرام کی گنجائش کہاں ۔؟ اور اگر یہ عمل ایمان و احسان سے خالی اور ذنوب و آثام سے محفوظ نہیں ـــــ تو یہ تو صرف بھوک و پیاس ہے جس سے اللہ تعالیٰ کوئی سروکار نہیں رکھتا۔ (البخاری) اور کتنے صائم النہار و قائم اللیل ہیں کہ جن کے پلے بجز پیاس اور مفت کی جگائی کے اور کچھ نہیں پڑتا۔ (الدارمی) روزہ صرف کھانے پینے سے رُکنے کا نام نہیں بلکہ تمام بیہودہ اور بے حیائی کی باتوں سے دستبردار ہونے کا نام ہے۔ (الحدیث) روزہ تو گناہوں اور جہنم کی آگ سے بچانے والی ایک ڈھال ہے جب تک روزہ دار اسکو جھوٹ اور غیبت سے چھید نہ ڈالے۔ (نسائی وغیرہ)

یہ مہینہ سراپا وعظ و نصیحت اور اسکا ہر پہلو صدہا نصیحتوں سے لبریز ہے۔ یہ مہینہ صبر کی تلقین کرتا ہے۔ کہ اللہ کے حکم سے ہم نے لذائذ و شہوات کو ترک کر دیا۔ اسطرح مومن کی ساری زندگی منکرات و فواحش اور منہیات سے صبر و گریز کی آئینہ دار ہو گی۔ یہ مہینہ ہمیں جہاد سکھلاتا ہے کہ نفس تو عدوِ اکبر اور اسکا مقابلہ جہادِ اکبر ہے، اور جب مسلمانوں نے روزہ سے نفس پر فتح پانے کا ملکہ حاصل کر لیا تو عدوِ اصغر کافر و مشرک کی شکست تو آسان بات ہے ـــــ یہ مہینہ ہمیں بھوک و پیاس کا احساس دلا کر باہمی ہمدردی، ایثار و انفاق اور غریب پروری کا سبق دیتا ہے۔ اس لحاظ سے حضورؐ نے اسے شہرِ مواساۃ کہا، یعنی غمخواری کا مہینہ ـــــ "جو جو اپنی کسی بوجہ پر آسائش لائے، اسے کھانا کھلائے یا صرف دودھ کی لسی یا کھجور کے دانہ اور پانی کے گھونٹ سے افطاری کرادے تو اسکی آگ کی مستحق گردن جہنم سے نجات پالے گی۔ اور اسے جنت کا پروانہ مل جائیگا جس روزہ دار نے کسی بندۂ خدا نوکر یا غریب کا بوجھ ہلکا کیا۔ اللہ تعالیٰ اسکی گردن سے گناہوں کا بوجھ اتار دے گا۔" (الحدیث عن سلمان الفارسیؓ) ـــــ غرض یہ شہرِ رمضان کیا ہے ؟ سراپا نور و رحمت، سراسر خیر و برکت، تہذیبِ نفس، تنقیحِ اخلاق، اصلاحِ اعمال، مجاہدہ و ریاضت کا مہینہ، ملکوتی صفات کو حیوانی عادات پر غالب کرنے اور جلاءِ باطن اور تزکیۂ روح کا موسمِ بہار ـــــ کتابِ مبین "قرآنِ کریم" کے پیش کردہ نصاب و نظام کی عملی ٹریننگ کے ایام تاکہ تم میں قرآنی زندگی پیدا ہو۔ یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ـــــ

شہر اولہ رحمۃ ـــــ واوسطہ مغفرۃ ـــــ وآخرہ عتق من النار

واللہ یقول الحق وھو یہدی السبیل ۔

سمیع الحق